سرکاری رسالہ

"قادیانیت، اسلام کیلئے سنگین خطرہ"

پر محاکمہ (۱)

تاریخی واقعات

کے آئینہ میں :

خود کاشتہ پودا کی حقیقت

الناشر :- ایڈیشنل ناظر اشاعت و وکیل التصنیف لندن

سرکاری رسالے

"قادیانیت، اسلام کیلئے سنگین خطرہ"

پر محاکمہ (۱)

تاریخی واقعات

کے آئینہ میں:

خود کاشتہ پودا کی حقیقت

عرضِ حال

جماعتِ احمدیہؑ کے خلاف حکومتِ پاکستان ایک لمبے عرصہ سے جو ظالمانہ کاروائیاں کر رہی ہے اس کا مُنہ بولتا ثبوت، تعصب سے پُر وہ مزعومہ "قرطاسِ ابیض" جس کا نام "قادیانیت، اسلام کے خلاف سنگین خطرہ" ہے جو حکومت نے شائع کیا ہے اور جس میں اپنے اس آرڈیننس کے جواز میں جو ۲۶ اپریل ۱۹۸۴ء کو جاری کیا گیا تھا، کئی عذرِ لنگ پیش کئے ہیں۔

اس رسالہ کی اشاعت کے ذریعہ سے اس نام نہاد اسلامی حکومت نے اسلامی تعلیم سے سراسر پہلو تہی برتتے ہوئے احمدیوں سے ان کے جملہ مذہبی، معاشرتی اور انسانی حقوق چھین لئے ہیں۔ اس پر مستزاد اس مزعومہ "قرطاسِ ابیض" کے ذریعہ یہ کہنے کی کوشش بھی کی گئی ہے کہ جماعتِ احمدیہ کے عقائد اور طور اطوار کی وجہ سے ہم مجبور تھے کہ ان پر یہ قیود لگاتے۔

جہانتک اس قرطاسِ ابیض میں جماعت کے خلاف اٹھائے گئے اعتراضات کی نوعیت کا سوال ہے یہ تو وہی بے ہودہ، فرسودہ اور گھسے پٹے اعتراضات ہیں جن کا جواب جماعت کے لٹریچر میں قرآن و حدیث کی روشنی میں بارہا کافی و شافی طور پر دیا جا چکا ہے جو آج لاتعداد کُتب کی شکل میں شائع شدہ موجود ہیں۔

گو ہمیں دلائلِ قاطعہ و براہینِ ساطعہ سے مزیّن اس لٹریچر کی موجودگی میں مزعومہ "قرطاسِ ابیض" میں کئے گئے اعتراضات کا جواب دینے کی کوئی ضرورت تو نہ تھی مگر اس خیال سے کہ غیر یہ نہ سمجھیں کہ ہم جواب نہیں دے سکے۔ یا اس لٹریچر کے بالعموم ضبط ہو چکنے کی وجہ سے متلاشیانِ حق کو کسی دقّت کا سامنا نہ کرنا پڑے سیدنا امام جماعت احمدیہ خلیفۃ المسیح الرابع حضرت مرزا طاہر احمد ایدہٗ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ العزیز نے خود اپنے خطبات جمعہ میں ان اعتراضات کے جواب دیئے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی مخفی در مخفی حکمتوں نے خود امام جماعت احمدیہ کی زبان مبارک سے ان اعتراضات کے جواب دلا کر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ۸۲ سال پرانے ایک رویا کو پورا فرمایا۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں

"خواب میں مَیں نے دیکھا۔ میرے ہاتھ میں ایک کتاب ہے کسی مخالف کی۔ مَیں اس کو پانی میں دھو رہا ہوں

اور ایک شخص پانی ڈالتا ہے۔ جب میں نے نظر اُٹھا کر دیکھا
تو وہ ساری کتاب دھوئی گئی ہے اور سفید کاغذ نکل آیا
ہے۔ صرف ٹائٹل پیج پر ایک نام یا اُس کے مشابہ رہ گیا ہے۔"
(۱۰ ستمبر ۱۹۰۳ء - تذکرہ صفحہ ۴۸۵)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس رؤیا میں "پانی ڈالنے" والے حصّہ کو پورا کرنے کی سعادت ہمارے نوجوان مبلّغ چوہدری ہادی علی صاحب مبلّغ انگلستان کو نصیب ہوئی جو حوالجات کی تیاری میں حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی مدد کرتے رہے۔

مزعومہ قرطاسِ ابیض کے جوابات پر مشتمل یہ خطبات اب مختلف مواضیع کے لحاظ سے الگ الگ پمفلٹس کی صورت میں ایک سیریز (SERIES) کی صورت میں شائع کئے جا رہے ہیں۔ آئندہ پروگرام یہی ہے کہ ہم ان سب کو یکجائی صورت میں کتابی شکل میں بھی شائع کریں گے۔ انشاءاللہ العزیز۔

خدا کرے یہ اُن سب لوگوں تک پہنچیں جو ان کے مطالعہ کی تمنّا رکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ انہیں بہتوں کی ہدایت کا موجب بنائے۔ آمین۔

خاکسار
مبارک احمد ساقی

ایڈیشنل ناظر اشاعت وکیل التصنیف
لندن
ستمبر 1985ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطبہ جمعہ

جماعت احمدیہ وہ درخت ہے جس کو مالکِ حقیقی نے اپنے ہاتھ سے لگایا ہے

اس کے ساتھ وہ ہاتھ ہے جو آخر تک اس سے وفا کریگا اور اپنا کام پورا کر کے دیکھیگا:

جماعت پر الزام لگانے والے خود ایک دوسرے کو فرقے کو انگریزوں کا خود کاشتہ پودا قرار دیتے رہے ہیں

انہوں نے خود تسلیم کیا ہے کہ اُن کی بنیاد انگریزوں نے رکھی تھی یہ وہ حقائق ہیں جنہیں بدلا نہیں جا سکتا

فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

بتاریخ یکم تبلیغ ۱۳۶۴ ہش بمطابق یکم فروری ۱۹۸۵ء بمقام مسجد فضل لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور نے درج ذیل قرآنی آیات تلاوت فرمائیں:۔

"وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اِفْكُ ِۨافْتَرٰىهُ
وَاَعَانَهٗ عَلَيْهِ قَوْمٌ اٰخَرُوْنَ ۚ فَقَدْ جَآءُوْ ظُلْمًا

وَّ زُوْرًا ۚ وَقَالُوْٓا اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ اكْتَتَبَهَا فَهِيَ تُمْلٰى عَلَيْهِ بُكْرَةً وَّ اَصِيْلًا ۝ قُلْ اَنْزَلَهُ الَّذِيْ يَعْلَمُ السِّرَّ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ اِنَّهٗ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝"

(سورۃ الفرقان آیت ۵ تا ۷)

ایک قاعدہ کلیہ:

فرمایا۔ "گزشتہ خطبہ میں مَیں نے یہ ذکر کیا تھا کہ انشاء اللہ تعالیٰ اپنے ایک پرانے وعدہ کے مطابق حکومتِ پاکستان کی طرف سے شائع کردہ مزعومہ WHITE PAPER کے متعلق ذکر کروں گا اور اس کا ایک ایک اعتراض لے کر جواب دوں گا۔

گزشتہ خطبہ جمعہ سے پہلے جو مَیں نے تلاوت کی تھی اس میں اللہ تعالیٰ یہ بیان فرماتا ہے کہ جو لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اعتراض کرتے ہیں وہ کوئی ایک بھی نئی بات نکال کر نہیں لاسکتے بلکہ سب کچھ اپنے سے پہلوں کی نقل کرتے ہیں۔ آنحضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے کے انبیاءؑ پر جو اعتراض ہوئے وہی اس زمانہ کے لوگ آپؐ پر کرتے رہے اور یہ ایک قاعدہ کلیہ ہے کہ ہر زمانہ کے نبی پر جو اعتراض ہوتے ہیں وہ دراصل پُرانے اعتراضات ہی ہوتے ہیں جن کو بار بار دُہرایا جاتا ہے۔

سب سے پہلے نبی پر اعتراضات کی تفصیل تو معلوم نہیں، مگر بہرحال

وہ اعتراض تو پہلی دفعہ ہی ہوئے ہوں گے لیکن بعدازاں یہ دستور ہمیشہ سے چلا آرہا ہے اور اسی کی طرف قرآن کریم اشارہ فرماتا ہے۔ جو آیات مَیں نے تلاوت کی ہیں اُن میں ایک ایسے ہی اعتراض کا معین ذکر فرمایا گیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انکار کرنے والے کیا اعتراض کرتے ہیں فرمایا:۔

وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اِنْ هٰذَآ اِلَّآ اِفْكُ ِۨافْتَرٰىهُ وَاَعَانَهٗ عَلَيْهِ قَوْمٌ اٰخَرُوْنَ ۚ فَقَدْ جَاۗءُوْ ظُلْمًا وَّزُوْرًا ۝

کہ یہ لوگ کہتے ہیں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے محض ایک جھوٹ بنالیا ہے اور اس معاملہ میں اس کے پیچھے کوئی دوسری قوم ہے جو اس کی مدد کررہی ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مدد کا جس قوم کے بارہ میں الزام لگایا گیا اس سے متعلق ایک اور جگہ قرآن کریم فرماتا ہے کہ اُسے عجمی کہتے تھے۔ چنانچہ جواب میں فرمایا کہ اگر کوئی عجمی اس کی مدد کرتا ہے اور اس کو لکھ کر دیتا ہے اور ایک عجمی کی مدد سے آپؐ دعوئ نبوت کر بیٹھے ہیں تو آپؐ کے کلام میں کوئی عجمیت تو نظر نہیں آتی پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ مددگار تو عجمی ہو لیکن اس کا طرزِ کلام عجمی سے بالکل مختلف ہو۔

جدید محققین کا ایک فرضی الزام

اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر جو اعتراضات ہوئے وہ بھی بعینہٖ قرآنِ کریم کی ان آیات کی روشنی میں پرانے اعتراضات

ہی ہیں جو دُہرائے جا رہے ہیں اور ایک بھی نئی بات ایسی نہیں جو گزشتہ انبیاءؑ کے متعلق نہ کہی گئی ہو اور حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے متعلق کہی گئی ہو۔ اور کیسا اوقات جو اعتراضات حضرت اقدس محمّد مصطفٰے صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم پر کئے جاتے تھے وہی آپ کے عاشقِ صادق، محبّت کرنے والے پاکیزہ غلام پر بھی دُہرائے جا رہے ہیں۔ چنانچہ حکومتِ پاکستان نے جو مزعومہ وائٹ پیپر شائع کیا ہے اس میں بھی بہت زیادہ زور اس بات پر دیا گیا ہے کہ یہ انگریز کا خود کاشتہ پَودا ہے اور انگریز کا بنایا ہوا نبی ہے چنانچہ ان کے الفاظ یہ ہیں کہ "جدید محقّقین نے ثابت کر دیا ہے کہ احمدیّت انگریز کا خود کاشتہ پَودا ہے جو برطانوی سلطنت کے مفادات کے تحفّظ کی خاطر لگایا گیا۔" وہ 'جدید محقّقین' کون سے ہیں ان کا کوئی ذکر نہیں، اُن کی تحقیق کیا بتاتی ہے اس کا بھی کوئی ذکر نہیں بلکہ محض ایک فرضی الزام گھڑ کر پیش کر دیا گیا ہے لیکن طرزِ زبان ایسی اختیار کی گئی ہے جیسے مغربی دنیا یا آج کل کے تعلیم یافتہ دوسرے لوگ عموماً قبول کر لیں کہ واقعی یہ ایک بڑی محقّقانہ زبان ہے کہ "آج کے جدید محقّقین نے ثابت کر دیا ہے۔"

مزعومہ قرطاسِ اَبیض کی نرالی تحقیق

ایک تحقیق جو اس ضمن میں ان کی طرف سے شائع کی گئی تھی اس میں ایک ایسی کتاب کا نام لیا گیا جو اُن کے بیان کے مطابق انگلستان کے کسی

پریس سے شائع ہوئی[1]، اس میں یہ اقرار کیا گیا تھا کہ انگریزوں نے اپنی پارلیمنٹ میں یہ فیصلہ کیا تھا کہ ہندوستان کو قابو کرنے کے لئے وہاں ایک جھوٹا نبی کھڑا کیا جائے اور اس کا نام ظلّی نبی رکھا جائے۔ گویا "ظلّی نبی" انگریزی محاورہ ہے۔ اور انہوں نے کہا کہ اصل علاج تو یہ ہے کہ ہندوستان میں ایک ظلّی نبی پیدا کر دیا جائے اور پھر اس کے ذریعہ سارے مسلمانوں کو قابو کر لیا جائے۔ چنانچہ جب مَیں نے (یہ بہت پرانی بات ہے مَیں اُس زمانہ میں وقفِ جدید میں تھا) یہاں (لنڈن) کے امام صاحب کو لکھا کہ اگرچہ یہ واضح جھوٹی بات ہے لیکن پھر بھی آپ وہ کتاب دیکھیں کہ اس میں کوئی ایسی بات ہے بھی کہ نہیں یا ممکن ہے کہ کسی اَور قسم کا ذکر ہُوا ہو جسے توڑ مروڑ لیا گیا ہو تو امام صاحب نے جواب دیا کہ اس نام کی تو کوئی کتاب ہی نہیں ہے۔ مَیں نے کہا پھر تحقیق کریں اور پریس والوں سے پوچھیں تو جواب یہ ملا کہ ہم نے بہت تحقیق کی ہے کتاب تو درکنار اس نام کا پریس ہی کوئی نہیں۔ پھر اس ضمن میں برٹش میوزیم اور بعض دوسرے اہم اداروں سے پتہ کیا گیا تو سب نے کورا جواب دیا کہ ایسی کوئی کتاب ہی نہیں ہے نہ اس نام کا کوئی پریس نہ اس نام کی کوئی کتاب نہ یہ ذکر کہیں، ہم آپ کو کیا حوالہ دیں۔ تو یہ ہیں حکومتِ پاکستان کے وہ "جدید محقّقین" جن کی یہ تحقیق ہے۔ اس کے لئے تو 'تحقیق' کا لفظ استعمال کرتے ہوئے شرم آتی ہے۔ بہرحال حکومتِ پاکستان کی طرف سے اسکو جدید تحقیق کا نام دے کر بڑے فخر سے دنیا کے سامنے پیش کیا گیا ہے اور اس میں متفرق جگہ جو طعن و تشنیع سے کام لیا گیا ہے

[1] (The arrival of British Empire in India, cited by Ajami Israil, page 19)

اس کا خلاصہ یہ بنتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انگریز کی حد سے زیادہ تعریف اور چاپلوسی کی ہے پس ایک تو یہ دلیل ہوئی انگریز کا خود کاشتہ پودا ہونے کی اور ایک دلیل یہ کہ ایک موقع پر بانیٔ جماعت احمدیہ نے خود تسلیم بھی کر لیا ہے جو کہ چھپی ہوئی تحریر موجود ہے کہ مَیں (یعنی جماعت احمدیہ کا بانی) اور جماعت احمدیہ انگریز کا خود کاشتہ پودا ہیں۔ چنانچہ ان دونوں امور سے متعلق مَیں چند حقائق جماعت کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں۔

سکھوں کی حکومت میں مسلمانوں کی حالتِ زار

پہلی بات تو یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے واقعتاً انگریز کی تعریف فرمائی اور متعدد بار فرمائی ہے لیکن ہر جگہ یہ ذکر کیا گیا ہے کہ مَیں اس لئے تعریف کرتا ہوں کہ ہندوستان کے مسلمانوں خصوصاً پنجاب کے مسلمانوں کی حالتِ زار اس درجہ تک خراب ہو چکی تھی کہ ان کا کوئی بھی حق باقی نہیں رہا تھا اور سکھوں کی حکومت نے ایسے ایسے مظالم توڑے تھے کہ اس کی کوئی نظیر دوسری جگہ نظر نہیں آتی، اس جلتے اور دہکتے ہوئے تنور سے انگریزی حکومت نے آکر ہمیں نکالا اور ہمارے جملہ حقوق بحال کئے، یہ وجہ ہے کہ مَیں اس حکومت کی تعریف کرنے پر مجبور ہوں کیونکہ نہ صرف یہ سنّتِ انبیاء ہے بلکہ عام انسانی شرافت کا بھی یہی تقاضا ہے کہ احسان کو احسان کے ساتھ یاد کیا جائے۔ سکھوں کے دَور میں

مسلمان بہت ہی خطرناک حالت میں تھے یہ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بیان ہے۔ لیکن ہندو جو مسلمانوں کے مقابل پر سکھوں کے ساتھ بہت زیادہ گہرے مراسم رکھتے ہیں اُن کے محققین نے بھی بعینہٖ اس بات کو تسلیم کیا ہے۔ چنانچہ آج کے اس خطبہ میں مَیں نے دو حوالے چُنے ہیں جن میں سے ایک حوالہ غیر مسلم کا اور ایک غیر احمدی مسلمان کا ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ جس زمانہ میں انگریزوں نے آکر مسلمانوں کو اس مصیبت سے نجات دی اس وقت مسلمانوں کی کیا حالت تھی تُلسی رام صاحب اپنی کتاب "شیرِ پنجاب" مطبوعہ ۱۸۷۲ء میں لکھتے ہیں:۔

"ابتداء میں سکھوں کا طریق غارت گری اور لُوٹ مار کا تھا جو ہاتھ آتا تھا لُوٹ کر اپنی اپنی جماعت میں تقسیم کر لیا کرتے تھے مسلمانوں سے سکھوں کو بڑی دشمنی تھی۔ اذان یعنی بانگ بآواز بلند نہیں ہونے دیتے تھے۔ مسجدوں کو اپنے تحت میں لے کر اُن میں گرنتھ پڑھنا شروع کرتے اور اس کا نام موت کڑا رکھتے تھے۔ اور شراب خور ہوتے۔ دیکھنے والے کہتے ہیں کہ جہاں وہ پہنچتے تھے جو کوئی برتن مٹی استعمالی کسی مذہب والے کا پڑا ہو ان کو ہاتھ آ جاتا پانچ چھتر مار کر اس پر کھانا پکا لیتے تھے یعنی پانچ جُوتے اس پر مارنا اس کو پاک ہونا سمجھتے تھے۔"

یہ وہ سکھ راج والے تھے جن کے چنگل سے انگریز نے آکر مسلمانوں

کو نجات دی ہے اور مختلف تاریخوں میں ان سے متعلق بڑے تفصیلی اور دردناک حالات ملتے ہیں۔ "سوانح احمدی" (مؤلفہ محمد جعفر تھانیسری) میں حضرت سیّد احمد صاحب بریلوی (جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پہلے مجدد ہیں) کا ایک بیان شائع شدہ ہے آپ فرماتے ہیں:۔

"ہم اپنے اثناءِ راہ ملک پنجاب میں ایک کنوئیں پر پانی پینے کو گئے تھے۔ ہم نے دیکھا کہ چند سکھنیاں (سکھوں کی عورتیں) اس کنوئیں پر پانی بھر رہی ہیں۔ ہم لوگ دیسی زبان نہیں جانتے تھے ہم نے اپنے مونہوں پر ہاتھ رکھ کر ان کو بتلایا کہ ہم پیاسے ہیں ہم کو پانی پلاؤ۔ تب اُن عورتوں نے اِدھر اُدھر دیکھ کر پشتو زبان میں ہم سے کہا کہ ہم مسلمان افغان زادیاں فلانے ملک اور بستی کی رہنے والی ہیں یہ سکھ لوگ ہم کو زبردستی لائے۔"

پس یہ تو حضرت سیّد احمد صاحب بریلوی کی سوانح حیات میں ذکر ہے۔ علاوہ ازیں انسائیکلو پیڈیا[1] میں سکھوں کے مظالم سے متعلق جو تفصیلات دی گئی ہیں وہ بھی بہت ہی دردناک ہیں جن میں کثرت کے ساتھ مسلمان عورتوں کی بے حُرمتی کا ذکر کیا گیا ہے۔ مسجدوں کو برباد کرنا، ان میں گدھے باندھنا، مسلمانوں کا قتلِ عام اور اذان دینے پر قتل کردینا یہ ساری باتیں اس میں مذکور ہیں۔

انگریزوں کی تعریف کی اصل وجہ

پس یہ وہ زمانہ تھا جس میں مسلمانوں کو سکھوں کی طرف سے زندگی

[1] انسائیکلو پیڈیا آف سکھ لٹریچر

کے ہر حق سے محروم کیا گیا تھا۔ خیر! اذان دینے سے تو آج بھی محروم کیا جا رہا ہے یہ اب پُرانی بات نہیں رہی۔ اِس زمانہ میں بھی ایسے نئے لوگ پیدا ہو گئے ہیں کہ جنہیں اذان کی آواز تکلیف دیتی ہے۔ حال ہی میں ہندوستان کے ایک سکھ نے اخبار میں ایک خط شائع کروایا ہے جس میں وہ لکھتا ہے کہ ہمیں بڑا لطف آیا کیونکہ مسلمان کسی زمانہ میں سکھوں کو چھیڑا کرتے تھے کہ تم ایسی جاہل قوم ہو کہ مسلمانوں کی اذان سے تم بھرشٹ ہو جایا کرتے تھے اور تم نے زبردستی مسلمانوں کی اذانیں بند کروادی تھیں۔ تو وہ کہتے ہیں کہ آج ہمارا دل ٹھنڈا ہوا ہے کہ مسلمانوں نے بھی مسلمانوں کی اذانیں بند کروائی ہیں۔ آج ہم پر وہ الزام ختم ہوگیا اور آج ہماری کلیۃً بریّت ہوگئی ہے۔

زندگی میں یہ دَور تو آتے جاتے رہتے ہیں۔ جب بھی جہالت بڑھتی ہے تو اس قسم کی حرکتیں ہوتی رہتی ہیں، اس لئے بحث یہ نہیں کہ سکھ بہت بُرا کرتے تھے بحث یہ ہے کہ اس مصیبت سے جس قوم نے مسلمانوں کو نجات دلائی ہو اس کا اگر شکریہ ادا نہ کیا جائے تو یہ کون سی انسانیت ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایک الزام ہے کہ آپؑ اپنے آپ کو خود کاشتہ پودا کہتے ہیں اور پھر یہ بھی الزام ہے کہ آپ کو انگریز نے جہاد موقوف کرنے کے لئے کھڑا کیا۔ ان سب باتوں کا میں الگ الگ جواب دوں گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اپنے الفاظ سے ایک بات

تو بڑی واضح طور پر ملتی ہے کہ آپ کسی خوشامد کی غرض سے یہ تعریفیں نہیں کرتے تھے بلکہ اسلامی فرض کے طور پر اعتراف حقیقت تھا اس سے بڑھ کر اس کی کوئی اور شکل وصورت نہیں نکلتی۔ آپ فرماتے ہیں :۔

"پس سنو اے نادانو! میں اس گورنمنٹ کی کوئی خوشامد نہیں کرتا بلکہ اصل بات یہ ہے کہ ایسی گورنمنٹ سے جو دینِ اسلام اور دینی رسوم پر کچھ دست اندازی نہیں کرتی اور نہ اپنے دین کو ترقی دینے کے لئے ہم پر تلواریں چلاتی ہے قرآن شریف کی رو سے جنگ مذہبی کرنا حرام ہے کیونکہ وہ بھی کوئی مذہبی جہاد نہیں کرتی۔" (کشتی نوحؑ حاشیہ ص۶۸)

پھر فرماتے ہیں :۔

"میری طبیعت نے کبھی نہیں چاہا کہ ان متواتر خدمات کا اپنے حکام کے پاس ذکر بھی کروں کیونکہ میں نے کسی صلہ اور انعام کی خواہش سے نہیں بلکہ ایک حق بات کو ظاہر کرنا اپنا فرض سمجھا۔" (روحانی خزائن جلد ۱۳ ص۳۴۰)

علامہ اقبال انگریز کے مدح خواں

یہ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا موقف تھا لیکن وہ لوگ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر یہ اعتراض کرتے ہیں کہ چونکہ آپ نے انگریزوں کی تعریف کی ہے اس لئے انگریز کا ایجنٹ ہونا ثابت ہوگیا۔

اب اُن کے کلمات سُنیئے۔ اُن میں سے سب سے زیادہ اہم شخصیت جسے حکومتی رسالہ میں اُچھالا گیا ہے وہ علامہ سر محمد اقبال کی شخصیت ہے۔ آپ اُس زمانہ میں انگریزوں کے متعلق کیا کہا کرتے تھے اور کیا لکھا کرتے تھے، اُن کے جذبات اور خیالات کیا تھے وہ ملاحظہ ہوں۔

ملکہ وکٹوریہ کی وفات پر آپ نے ایک مرثیہ لکھا اس میں فرماتے ہیں:

؎ میّت اُٹھی ہے شاہ کی، تعظیم کے لئے
اقبال اُڑ کے خاکِ سرِ رہ گزار ہو

صورت وہی ہے نام میں رکھا ہُوا ہے کیا
دیتے ہیں نام ماہِ محرّم کا ہم تجھے

یعنی جس مہینے میں ملکہ وکٹوریہ فوت ہوئیں اقبال کہتے ہیں کہ اس مہینہ کا نام جو مرضی رکھ لو حقیقت میں یہ محرّم کے واقعہ سے مختلف نہیں ہے محرّم میں جو دردناک واقعہ گزرا تھا یہ واقعہ اس کی ایک نئی صورت ہے۔

چنانچہ مزید فرماتے ہیں :۔

کہتے ہیں آج عید ہوئی ہے ہُوا کرے
اس عید سے تو موت ہی آئے خُدا کرے

یہ ہیں مجاہدِ ملت علامہ سر محمد اقبال جو احمدیت کی مخالفت میں سرفہرست شمار کئے جاتے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر یہ الزام لگانے میں آگے آگے ہیں کہ چونکہ آپؑ انگریز کی تعریف کرتے تھے اس لئے آپ انگریز کا پودا ہیں۔

پھر لکھتے ہیں: ؎

اے ہند تیرے سر سے اُٹھا سایۂ خدا

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر الزام لگایا جاتا ہے کہ آپ نے انگریزوں کو سایۂ خدا کہا ہے جبکہ خود علامہ اقبال نے اس مرثیہ میں سایۂ خدا کا لفظ استعمال کیا ہے۔ ؎

اے ہند تیرے سر سے اُٹھا سایۂ خدا
اک غمگسار تیرے مکینوں کی تھی، گئی،
ہلتا ہے جس سے عرش یہ رونا اسی کا ہے
زینت تھی جس سے تجھ کو جنازا اُسی کا ہے [1]

انگریزی حکومت، اہلِ حدیث اور دیوبندی علماء کی نظر میں

اہلِ حدیث اور دیوبندی فرقہ جو اس وقت جماعت احمدیہ کی مخالفت میں سرِفہرست ہے اور آج کل حکومت کے دراصل یہی دست و بازو ہیں ان کے چوٹی کے عالم اور بزرگ شمس العلماء مولانا نذیر احمد دہلوی فرماتے ہیں:۔

"سارے ہندوستان کی عافیت اسی میں ہے کہ کوئی اجنبی حاکم اس پر مسلّط رہے جو نہ ہندو ہو نہ مسلمان ہو کوئی سلاطین یورپ میں سے ہو (انگریز ہی نہیں جو بھی مرضی ہو یورپ کا ہو سہی) مگر خدا کی بے انتہا مہربانی اس کی مقتضی ہوئی کہ انگریز بادشاہ ہوئے۔" (مجموعہ لیکچرز مولانا نذیر احمد دہلوی ص ۴-۵ مطبوعہ ۱۸۹۰ء)

؎ :۔ باقیاتِ اقبال - مرتبہ سید عبدالواحد معینی ایم اے (آکسن) - شائع کردہ آئینہ ادب انارکلی لاہور

پھر فرماتے ہیں:۔

"کیا گورنمنٹ جابر اور سخت گیر ہے توبہ توبہ ماں باپ سے بڑھ کر شفیق۔"

(مجموعہ لیکچرز مولانا نذیر احمد دہلوی ص ۱۹ مطبوعہ ۱۸۹۰ء)

پھر فرماتے ہیں:۔

"میں اپنی معلومات کے مطابق اس وقت کے ہندوستان کے والیانِ ملک پر نظر ڈالتا تھا اور برما اور نیپال اور افغانستان بلکہ فارس اور مصر اور عرب تک خیال دوڑاتا تھا اس سرے سے اُس سرے تک ایک متنفّس سمجھ میں نہیں آتا تھا جس کو میں ہندوستان کا بادشاہ بناؤں (یعنی اگر میں نے خیالات میں بادشاہ بنانا ہوتا تو کس کو بناتا) امیدوارانِ سلطنت میں سے اور کوئی گروہ اس وقت موجود نہ تھا کہ میں اس کے استحقاق پر نظر کرتا پس میرا اس وقت فیصلہ یہ تھا کہ انگریز ہی سلطنت ہندوستان کے اہل ہیں سلطنت انہی کا حق ہے انہی پر بحال رہنی چاہیئے۔"

(مجموعہ لیکچرز مولانا نذیر احمد دہلوی ص ۲۶)

انگریز اولی الامر تھے

ایڈیٹر رسالہ "چٹان" شورش کاشمیری صاحب لکھتے ہیں:۔

"جن لوگوں نے حوادث کے اس زمانے میں نسخ جہاد

کی تاویلوں کے علاوہ اَطِیْعُوا اللہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ میں اُولِی الْاَمْر کا مصداق انگریزوں کو ٹھہرایا ان میں مشہور انشاء پرداز ڈپٹی نذیر احمد کا نام بھی ہے"

(کتاب "عطاء اللہ شاہ بخاری" ص ۱۳۵)

انگریزی حکومت، باعثِ افتخار

اب سُنئے مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے انگریزی سلطنت کے متعلق خیالات۔ وہ لکھتے ہیں:۔

"سلطانِ روم ایک اسلامی بادشاہ ہے لیکن امنِ عامہ اور حُسنِ انتظام کے لحاظ سے (مذہب سے قطع نظر) برٹش گورنمنٹ بھی ہم مسلمانوں کے لئے کچھ کم فخر کا موجب نہیں ہے اور خاص گروہ اہلِ حدیث کے لئے تو یہ سلطنت بلحاظ امن و آزادی اس وقت کی تمام اسلامی سلطنتوں (روم، ایران، خراسان) سے بڑھ کر فخر کا محل ہے۔"

(رسالہ اشاعۃ السنۃ نمبر ۱۰ ص ۲۹۲-۲۹۳)

یہ تھی کل تک ان لوگوں کی زبان!

پھر فرماتے ہیں:۔

"اس امن و آزادیٔ عام و حسنِ انتظام برٹش گورنمنٹ کی نظر سے اہلِ حدیث ہند اس سلطنت کو از بس غنیمت سمجھتے ہیں

اور اس سلطنت کی رعایا ہونے کو اسلامی سلطنتوں کی رعایا ہونے سے بہتر جانتے ہیں۔"

(رسالہ اشاعۃ السنۃ نمبر ۱۰ ص ۲۹۲۔۲۹۳)

یہ لوگ آج کہہ رہے ہیں کہ احمدیوں کو چونکہ اسلامی سلطنتیں پسند نہیں اس لئے یہ انگریزی راج میں پنپے، وہیں بڑھے اور چاہتے تھے کہ وہی حکومت ہمیشہ کے لئے رہے لیکن خود ان کے آباء و اجداد تو کل تک یہ فرمایا کرتے تھے کہ "اسلامی سلطنتوں کی رعایا ہونے سے بہتر جانتے ہیں۔"

اب دیکھ لیجئے ان تحریروں میں ایسا کوئی ذکر نہیں ہے جیسا کہ حکومت کی تعریف سے متعلق مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وجہ بیان فرمائی ہے کہ سکھوں کے مظالم سے نجات بخشی، مذہبی آزادی دی اس لئے ہم تعریف کرتے ہیں مگر ان لوگوں کو تو ایسی وجوہات کے بغیر ہی انگریزی حکومت اسلامی سلطنتوں سے کل تک بہتر نظر آرہی تھی اور اہلِ حدیث جہاں کہیں وہ رہیں اور جائیں (عرب میں خواہ روم میں خواہ اَور کہیں) کسی اَور ریاست کی محکوم رعایا ہونا نہیں چاہتے سوائے انگریز کے۔

جہاں تک شیعوں کا تعلق ہے وہ بھی ایسی ہی تحریریں پیش کرتے رہے۔ علامہ علی حائری کا ایک اقتباس ہے جو "موعظہ تحریف قرآن" ماہ اپریل ۱۹۲۳ء صفحہ ۵۷-۵۸ پر درج ہے اس میں بھی اسی مضمون کی باتیں بیان کی گئی ہیں۔

انگریزوں کی نگاہِ فیض اثر کا ملتجی

مولانا ظفر علی خان جو ایک وقت میں احرار کے ساتھ منسلک تھے

اور بعد میں ان کو ملک و وطن اور اسلام کا غدّار قرار دیا وہ ایک لمبے تجربہ کے بعد لکھتے ہیں :-

"مسلمان .... ایک لمحہ کے لئے بھی ایسی حکومت سے بدظنّ ہونے کا خیال نہیں کر سکتے (یعنی انگریزوں سے ناقل) .... اگر کوئی بدبخت مسلمان، گورنمنٹ سے سرکشی کی جرأت کرے تو ہم ڈنکے کی چوٹ سے کہتے ہیں کہ وہ مسلمان مسلمان نہیں۔"

(اخبار زمیندار لاہور۔ ۱۱ر نومبر ۱۹۱۱ء)

یہ ہے فتویٰ کہ حکومتِ برطانیہ کی سرکشی کرنے والا مسلمان، مسلمان ہی نہیں رہتا۔

پھر فرماتے ہیں :-

"اپنے بادشاہ عالم پناہ کی پیشانی کے ایک قطرے کی بجائے اپنے جسم کا خون بہانے کے لئے تیار ہیں اور یہی حالت ہندوستان کے تمام مسلمانوں کی ہے۔"

(اخبار زمیندار لاہور ۲۳ر نومبر ۱۹۱۱ء)

یہ حالت تھی جسے بدلنے کے لئے انگریزوں نے یہ خود کاشتہ پودا کھڑا کیا تھا؟ پھر نظم کی صورت میں فرماتے ہیں :-

"جھکا فرطِ عقیدت سے مرا سر
ہُوا جب تذکرہ کِنگ ایمپرر کا
جلالت کو ہے کیا کیا ناز اس پر
کہ شاہنشاہ ہے وہ بحر و بَر کا

زہے قسمت جو ہو اک گوشہ حاصل
ہمیں اس کی نگاہِ فیض اثر کا

(زمیندار ۱۹ر اکتوبر ۱۹۱۱ء)

مُسلمان علماء کی منافقانہ چالیں

پس یہ تو ہے ان لوگوں کا اپنا کردار اور ان کا ماضی جو آج احمدیت پر بڑھ بڑھ کر الزام لگا رہے ہیں لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کو صرف یہی ضرورت نہیں تھی کہ حسنِ خُلق کے نتیجہ میں ایک محسن حکومت کا شکریہ ادا کریں بلکہ بعض ایسی وجوہات بھی تھیں جو خود مخالفین کی پیدا کردہ تھیں۔ ایک طرف تو یہ علماء مسلمانوں کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے خلاف بھڑکاتے تھے کہ آپ انگریز کی تعریف کرتے ہیں اور جہاد کے مُنکر ہیں جبکہ یہ حکومت اس لائق ہے کہ اس سے جہاد کیا جائے اور اسے ختم کیا جائے، تباہ و برباد کر دیا جائے۔ دوسری طرف انگریزوں کی تعریف میں وہ کلمات لکھ رہے تھے جو میں نے پڑھ کر سُنائے ہیں۔ اور تیسری طرف انگریزوں کو خفیہ بھی اور شائع شدہ درخواستیں بھی پیش کر رہے تھے کہ یہ نہایت ہی خطرناک آدمی ہے اس کی باتوں میں نہ آجانا، یہ امام مہدی ہونے کا دعویدار ہے اور خونی مہدی ہے جو ساری انگریزی سلطنت کو تباہ کرنے کے لئے اٹھا ہے۔ اس قدر منافقت، ظلم اور جھوٹ کہ ایک طرف مسلمانوں میں یہ اعلان ہو رہا ہے کہ انگریز کا خود کاشتہ پودا ہے اور

دوسری طرف انگریز کو یہ خبریں پہنچائی جا رہی ہیں کہ یہ تو تمہاری قوم کا دُشمن ہے اور تمہیں تباہ و برباد کرنے کے لئے اٹھا ہے اس لئے اس کو ہلاک کر دو۔ چنانچہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی رسالہ اشاعۃ السنّہ جلد ۱۶ حاشیہ صفحہ ۴ پر رقم طراز ہیں:۔

" اس کے (یعنی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی۔ ناقل) دھوکہ ہونے پر یہ دلیل ہے کہ دل سے وہ گورنمنٹ غیر مذہب کی جان مارنے اور اس کا مال لُوٹنے کو حلال اور مباح جانتا ہے"

دلیل بھی کیسی کمال کی ہے کہ " دل سے جانتا ہے۔"

" لہٰذا گورنمنٹ کو اس کا اعتبار کرنا مناسب نہیں اور اس سے پُرحذر رہنا ضروری ہے ورنہ اس مہدی قادیانی سے اس قدر نقصان پہنچنے کا احتمال ہے جو مہدی سوڈانی سے بھی نہیں پہنچا۔"

یہ تھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وہ دلی تصویر جو اُن کے دلوں پر روشن ہو رہی تھی۔

منشی محمد عبداللہ صاحب انگریزوں کو مخاطب کر کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف متنبہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

" ایسے ہی دیگر آیاتِ قرآنیہ اپنے چیلوں کو سنا سنا کر گورنمنٹ سے جنگ کرنے کے لئے مستعد کرنا چاہتا ہے۔" [1]

مخالفین کے ان تاثرات کو بڑی سنجیدگی سے لیا گیا چنانچہ اُس زمانہ کا واحد انگریزی اخبار جو نہایت مؤقر سمجھا جاتا تھا اور بڑی دیر تک چلتا رہا۔ یعنی

[1] :۔ شہادتِ قرآنی صفحہ ۲۰ مطبوعہ ۱۹۰۵ء اسلامیہ سٹیم پریس لاہور

"سول اینڈ ملٹری گزٹ لاہور" اس میں ایک اداریہ شائع ہوا جس میں انگریز قوم کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف بھڑکایا گیا اور حکومت کو متنبہ کیا گیا کہ یہ نہایت خطرناک آدمی ہے اس کی باتوں میں نہ آئیں اس کی صُلح پسندی محض ظاہری ہے ورنہ یہ انگریزی حکومت کو تباہ و برباد کر کے رکھ دے گا۔

احمدیت کے خلاف ایک کھلا دجل

جہاں تک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اپنے آپ کو خود کاشتہ پودا تسلیم کرنے کا تعلق ہے اس الزام میں بھی ایسے دجل سے کام لیا گیا ہے کہ حیرت ہوتی ہے کہ انہیں کوئی خدا کا خوف نہیں ہے اور وہ تاثر یہ دیتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی ذات اور جماعت احمدیہ کے متعلق انگریز کا خود کاشتہ پودا ہونا تسلیم کر لیا ہے نعوذ باللہ من ذالک کہ میں انگریز کا لگایا ہوا پودا ہوں اور یہ سلسلہ انگریز کا ہی سلسلہ ہے حالانکہ اس تحریر کا یعنی جس میں خود کاشتہ کا ذکر ہے، جو موقع پیدا ہوا وہ ان تحریروں سے واضح ہے جو میں نے آپ کو پڑھ کر سنائیں۔ لیفٹیننٹ گورنر سر ولیم میکورتھ ینگ جو شدید متعصب عیسائی تھا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عیسائیت کے ساتھ جو شدید جنگ جاری تھی اس کو وہ بڑی بُری نظر سے دیکھ رہا تھا اسی گورنر کو مخالفین نے شکایتیں پہنچائیں اور کہا کہ مرزا غلام احمد قادیانی، انگریزی حکومت اور عیسائیت

کا بڑا شدید دُشمن ہے اسے ہلاک کر دو چنانچہ اس کی وضاحت کرتے ہوئے
حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام فرماتے ہیں :-

"مجھے متواتر اس بات کی خبر ملی ہے کہ بعض حاسد بد اندیش
جو بوجہ اختلاف عقیدہ یا کسی اَور وجہ سے مجھ سے بُغض اور
عداوت رکھتے ہیں یا جو میرے دوستوں کے دُشمن ہیں میری
نسبت اور میرے دوستوں کی نسبت خلاف واقعہ امور
گورنمنٹ کے معزز حکّام تک پہنچاتے ہیں اس لئے اندیشہ
ہے کہ اُن کے ہر روز کی مفتریانہ کاروائیوں سے گورنمنٹ
عالیہ کے دل میں بدگمانی پیدا ہو کر وہ تمام جانفشانیاں.....
...... ضائع اور برباد نہ جائیں"۔

(کتاب البریہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۳ صفحہ ۳۴۹)

خاندان کے بزرگوں کی برّیت

جانفشانیوں کی جو لمبی تحریر ہے اُس میں حضرت مسیح موعود علیہ السّلام
نے یہ ذکر فرمایا ہے کہ ہمارے خاندان نے سکھوں کے خلاف اور بعض دوسری
لڑائیوں میں بھی تمہارا (انگریزوں کا) ساتھ دیا ہے اور اپنے خرچ پر تمہیں
فوجی دستے مہیّا کئے۔ ان ساری باتوں کو بھُلا کر تم یہ کیسے کہہ سکتے ہو کہ
یہ تمہارے کسی دُشمن خاندان کی کاروائیاں ہیں جو تمہیں تباہ کر دیں گی۔ ان
تمام تحریرات میں حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے جماعت احمدیہ

کا کوئی ذکر نہیں فرمایا بلکہ نام بھی نہیں لیا۔ اور دوسری طرف واقعہ یہ تھا
کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے متعلق جب یہ باتیں انگریزوں
تک پہنچائی گئیں تو آپ کا خاندان جو نہ صرف غیر احمدی بلکہ مخالف تھا
اس کو اُور شکووں کے علاوہ ایک یہ شکوہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ
الصّلوٰۃ والسّلام سے پیدا ہوا کہ آپ ہمیں مذہبی لحاظ سے بھی دنیا میں ذلیل
کروا رہے ہیں کیونکہ آپ نے ایک ایسا دعویٰ کر دیا ہے جسے ہم تسلیم
نہیں کر سکتے مزید براں اس حکومت کی نگاہ میں بھی ہمیں ذلیل و خوار کروا
رہے ہیں اور اس کی دُشمنی مول لے رہے ہیں۔ اس پس منظر میں اس خاندان کی
خاطر آپ نے ایسا لکھا اور حکومت کو مخاطب کرتے ہوئے ان
چٹھیات کا ذکر کیا جو اس خاندان کے بزرگوں کو ان کی وفاداری اور
جاں نثاری سے متعلق حکومت نے لکھی تھیں۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں

"جس کو پچاس برس کے متواتر تجربہ سے ایک وفادار
جاں نثار خاندان ثابت کر چکی ہے (جماعت احمدیہ کا کوئی ذکر
نہیں صرف خاندان کا ذکر ہے) اور جس کی نسبت گورنمنٹ عالیہ
کے معزز حکّام نے ہمیشہ مستحکم رائے سے اپنی چٹھیات میں یہ
گواہی دی ہے کہ وہ قدیم سے سرکار انگریزی کے پکّے خیر خواہ اور
خدمت گزار ہیں اس خود کاشتہ پودہ کی نسبت نہایت حزم
اور احتیاط اور تحقیق اور توجّہ سے کام لے"۔

(کتاب البریہ روحانی خزائن جلد ۱۳، صفحہ ۳۵۰
سن اشاعت جنوری ۱۸۹۸ء)

انگریزوں کی تعریف کا احمدیت سے کوئی تعلق نہ تھا:

درحقیقت احمدیت کا وجود ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے شروع ہوتا ہے اور آپؑ جن کی بریّت فرما رہے ہیں وہ اس خاندان کے لوگ ہیں جو نہ صرف یہ کہ احمدیت سے پہلے کا ہے بلکہ وہ سب خدمات بھی احمدیت کے آغاز سے بہت پہلے کی ہیں اور ان کا احمدیت سے کوئی تعلق ہی نہیں تھا چنانچہ خود حکومت پاکستان اپنے زعم خود وائیٹ پیپر (WHITE PAPER) میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف ایک دلیل یہ بھی پیش کرتی ہے کہ آپؑ کے قریبی رشتہ دار آپؑ کے شدید دشمن تھے۔ پس وہ خاندان جس کو خودکاشتہ پودا کہا گیا ہے۔ وہ آج کل کی اصطلاح میں اہل سنّت (سنّی) تھے ورنہ اصل اہلسنّت تو خدا تعالیٰ کے فضل سے ہم ہی ہیں۔ پس اس سے نتیجہ تو یہ نکلنا چاہیئے تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا سُنّی خاندان جس سے آپؑ نے قطع تعلّق کر لیا۔ جو احمدیت کی وجہ سے آپؑ کا مخالف ہو گیا وہ انگریز کا خودکاشتہ پودا تھا۔ اگر وہ تھا تو ہوتا پھرے ہمیں تو اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ جماعت احمدیہ کا اس خاندان سے کیا تعلّق ہے؟

انگریزوں نے خاندانِ مسیح موعودؑ کو کیا دیا؟

جہاں تک اس خاندان کے ساتھ انگریزوں کے سلوک کا تعلّق ہے

وہ بھی سُن لیجئے۔ باوجود اس کے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس خاندان کی خدمات بتا کر اور اُن سرٹیفکیٹس کے نتیجہ میں جو انگریزی حکومت کی طرف سے جاری ہوئے اُسے خودکاشتہ پودا قرار دیا لیکن خودکاشتہ پودا کیسے بنا، کیا احسان تھا؟ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس جگہ انگریز کے کسی احسان کا ذکر نہیں فرمایا۔ صرف اس خاندان کی خدمات کا ذکر کیا ہے۔

وہ احسان کیا تھا؟ سوائے اس کے کچھ نہیں تھا کہ اس سکھ حکومت سے ان کو نجات بخشی تھی جس نے اس خاندان پر متواتر حملے کر کے اسے کمزور کر دیا تھا اور بعض دفعہ شہر بدر بھی کیا۔ چنانچہ یہ خاندان سکھوں کی وجہ سے سالہا سال تک بے وطن رہا اور پھر انگریزی حکومت کے زمانہ میں امن کی حالت میں یہ خاندان واپس آکر قادیان میں آباد ہوا۔ پس یہ وہ احسان ہے جس کی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کو خودکاشتہ پودا قرار دے رہے ہیں لیکن جہاں تک اس بات کا تعلّق ہے کہ نعوذ باللہ کوئی خدمات ایسی تھیں جن کے نتیجہ میں ان کو انعام ملنا چاہیئے تھا اس کی کوئی حقیقت نہیں۔ بہرحال انہوں نے جو انعام دیا ہے اس کا ذکر بھی سُن لیجئے۔

"پنجاب چیفس" یعنی پنجاب کے چیفس کے متعلّق انگریزی حکومت کی طرف سے شائع کردہ مشہور کتاب ہے جو تاریخی سند ہے اس کتاب میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس خاندان سے انگریزوں کے سلوک سے متعلق درج ہے:-

"پنجاب کے الحاق کے وقت اس خاندان کی تمام جاگیریں

ضبط کر لی گئیں کچھ بھی باقی نہیں چھوڑا سوائے (چند گاؤں کے)
دو تین گاؤں پہ مالکانہ حقوق تھے اور مرزا غلام مرتضیٰ اور اُن
کے بھائیوں کے لئے سات سو روپے کی ایک پنشن مقرر کر دی گئی"
(پنجاب چیفس)

(اس میں درج نہیں لیکن وہ بھی بعد ازاں رفتہ رفتہ کم کر کے ختم کر دی گئی)

یہ تھا انگریز کا خود کاشتہ پودا اور اس کے ساتھ انگریزوں کے تعلقات۔ سوائے اس مجبوری کے کہ سکھوں کی لڑائی کے دوران اُنہیں لازماً سکھوں کو کمزور کرنا تھا اور جو خاندان اپنے وطنوں سے نکلے ہوئے تھے اُن کو واپس آباد کرنا تھا اس کے سوا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس خاندان پر انگریز کا کوئی احسان نہیں۔ ہاں! یہ ضرور ہے کہ انھوں نے ستّر گاؤں کی جائیداد چھین لی۔ جس کے لئے اس خاندان کے بزرگ مقدّمے لڑتے رہے اور جو کچھ رہا سہا تھا وہ بھی ضائع کر دیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے والد صاحب کو مسلسل توجہ دلاتے رہے کہ آپ اس بات کو چھوڑ دیں اور خدا سے دل لگائیں اور اس حکومت سے کوئی توقع نہ رکھیں اور متنبہ کیا کہ آپ کے پاس جو کچھ بھی ہے وہ بھی آپ ضائع کر دیں گے اس لئے مقدمات چھوڑ دیں لیکن آپ کے والد صاحب کو جائیداد ہاتھ سے نکل جانے کا ایسا غم تھا کہ انہوں نے آپؑ کی بات نہیں مانی اور نتیجہ یہ نکلا کہ بقیہ ساری جائیداد یا جو آمد پہلے سے اکٹھی کی ہوئی تھی وہ بھی انہوں نے ان مقدمات میں ہار دی لیکن انگریز نے ایک گاؤں

بھی دوبارہ واگزار نہیں کیا۔

عُلماء پر انگریزوں کی نوازشات

اس کے برعکس وہ علماء جو احمدیوں پر الزام لگاتے ہیں کہ یہ انگریز کا خود کاشتہ پودا ہے انہوں نے جو تعریفیں (جن کا میں نے ذکر کیا ہے) کیں وہ بلا وجہ نہیں تھیں بلکہ ان تعریفوں کے نتیجہ میں اُنہیں جاگیریں ملی ہیں چنانچہ مولوی محمد حسین بٹالوی کو انگریز کی خوشامد کے نتیجہ میں چار مربع زمین الاٹ ہوئی جبکہ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایک انچ بھی زمین نہ ملی اور نہ ہی جماعت پر انگریزوں نے کسی رنگ میں کوئی احسان کیا ساری دنیا میں کوئی انسان ایک کوڑی بھی ثابت نہیں کر سکتا کہ جماعت احمدیہ پر انگریز نے خرچ کی ہو یا خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر خرچ کی ہو یا انہیں کوئی خطاب ہی دیا ہو جب کہ علامہ اقبال "سر" بن گئے اور ان کے علماء بڑے بڑے خطابات سے نوازے گئے اور جائیدادیں حاصل کرتے رہے، مُرادیں پاتے رہے، انگریزوں سے تنخواہیں لیتے رہے۔ یہ سارے گویا انگریز کے دُشمن اور مجاہدِ اوّل تھے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپؑ کی جماعت جو خدا کی خاطر انتہائی قربانیاں کرتے ہوئے صرف اپنے RESOURCES اور اپنے اموال پر انحصار کر رہی ہے اور کبھی کسی حکومت سے ایک آنہ بھی اُس نے حاصل نہیں کیا یہ انگریز کا خود کاشتہ پودا ٹھہرے؟

وہابی انگریزوں کا خود کاشتہ پودا ہیں

حقیقت حال تو کبھی چھپی نہیں رہتی اللہ تعالیٰ نے خود مخالفین ہی کی زبانوں سے اُن کے اپنے فرقوں سے متعلق یہ الفاظ استعمال کروا دیئے حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بیان میں تو جماعت کے متعلق کوئی ذکر ہی نہیں ہے لیکن ان لوگوں نے ایک دوسرے کے فرقوں سے متعلق یہی محاورہ استعمال کرنا شروع کیا چنانچہ خدا کی طرف سے عجیب انتقام ہے کہ "چٹان" (لاہور) اپنی اشاعت ۱۵ اکتوبر ۱۹۶۳ء میں بریلویوں کے متعلق لکھتا ہے:۔

"انگریز کے اولی الامر ہونے کا اعلان کیا اور فتویٰ دیا کہ ہندوستان دارالاسلام ہے۔ انگریز کا یہ خود کاشتہ پودا کچھ دنوں بعد ایک مذہبی تحریک بن گیا۔"

اب بتایئے! کچھ شک و شبہ ہے کہ یہ ذاتی بات ہو رہی ہے یا ایک جماعت کی بات ہو رہی ہے؟ اس کا جواب سُنیئے جو ایڈیٹر صاحب "طوفان" نے لکھا:۔

"انگریزوں نے بڑی ہوشیاری اور چالاکی کے ساتھ تحریک نجدیت کا پودا (یعنی اہل حدیث جسے وہابی تحریک یا تحریکِ نجدیت بھی کہتے ہیں) ہندوستان میں بھی کاشت کیا اور پھر اُسے اپنے ہاتھ سے ہی پروان چڑھایا۔" (طوفان ۷ نومبر ۱۹۶۲ء)

پس یہ تو اور خود کاشتہ پودے نمودار ہو گئے۔

تاریخی واقعات کی اپنی زبان ہوتی ہے

جہاں تک الزام تراشی کا تعلق ہے یہ تو کوئی دلیل نہیں ہے جس طرح ہمارے خلاف جب الزام تراشی کرتے ہیں تو ہم اس کو دلیل نہیں سمجھتے اسی طرح ان کا ایک دوسرے کو "خود کاشتہ" کہنا یہ بھی ہمارے نزدیک بے معنیٰ ہے اور ہم اسے کچھ بھی ثابت شدہ نہیں سمجھتے لیکن تاریخی واقعات کی اپنی ایک زبان ہوتی ہے اگر وہ کچھ بولے تو وہ یقیناً سُننا پڑے گا۔ دیوبندی فرقہ کے ندوۃ العلماء کے متعلق تاریخی حقائق سے ثابت ہے کہ انگریزوں نے اسے قائم کیا تھا۔ وہی اُن کو مشاہرے دیتے رہے جن پہ یہ مولوی پلے ہیں جو آج انگریز کے دُشمن بلکہ مجاہدِ اوّل کہلا رہے ہیں۔ ندوۃ العلماء کی بنیاد بھی ایک انگریز ہی نے رکھی۔ چنانچہ "الندوۃ" ان کا اپنا رسالہ ہے کسی غیر ندوی کا نہیں۔ اس میں درج ہے:۔

"۲۸ نومبر ۱۹۰۸ء کو دارالعلوم ندوۃ العلماء کا سنگِ بنیاد ہِز آنر لیفٹیننٹ گورنر بہادر ممالک متحدہ سر جان سکاٹ ہیوس کے۔ سی۔ ایس۔ آئی۔ ای نے رکھا۔"

(الندوہ۔ دسمبر ۱۹۰۸ء ص ۲)

یہ ذکر کرنے کے بعد اب اگلا حصّہ قابل غور ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اُن کے دل میں یہ چبھن پیدا ہوئی کہ مسلمان لوگ پڑھیں گے تو کیا کہیں گے کہ جس ندوہ کی بنیاد انگریز گورنر نے رکھی ہے وہ آگے جا کر کیا بنے گا اور اس کے کیا

مقاصد ہیں۔ چنانچہ ایک نہایت ہی خطرناک بات کہہ گئے اور وہ اس سے بالکل نہیں شرمائے وہ بات تو تمام مسلمانوں کے دل پر خطرناک چرکہ ہے۔ ایک انگریز سے سنگِ بنیاد رکھوانے کی تائید میں اور اس کی توجیہہ پیش کرتے ہوئے کہ کیوں ایسا ہُوا فرماتے ہیں:۔

"علماء نے بیان کیا مسجد نبوی ؐ کا منبر بھی ایک نصرانی نے بنایا تھا۔" (الندوہ۔ دسمبر ۱۹۰۸ء صفحہ ۴)

چونکہ نعوذ باللہ من ذالک اُن کے نزدیک مسجد نبوی کے منبر بھی نصرانی بناتے رہے اس لئے اگر "ندوہ" کی بھی تعمیر نصرانی نے کر دی تو کیا فرق پڑتا ہے۔ مگر ساتھ ہی پھر یہ بھی ماننا پڑا کہ:۔

"بہرحال یہ مشہور مذہبی درس گاہ ایک انگریز کی مرہونِ منت ہے"

(الندوہ۔ دسمبر ۱۹۰۸ء صفحہ ۴)

خُود کاشتہ پُودا خُود بولتا ہے۔

دیکھ لیجئے خود کاشتہ پُودا کس طرح بولتا ہے کہ مَیں ہُوں خود کاشتہ پُودا۔ "ندوۃ العلماء" مسلمانوں کی چوٹی کی مذہبی درسگاہ ہے اور وہیں سے وہ سارے مولوی آرہے ہیں جو احمدیوں کی مخالفت کے لئے دِساور بھیجے جاتے ہیں اس کا اصل مرکز وہی ہے۔ اس وقت پاکستان میں جس اسلام کی چھاپ لگائی جارہی ہے اس میں دراصل اسی نجدی فرقہ کو اُوپر لایا جارہا ہے اور یہی وہ گروہ ہے جو ندوہ سے بھی تعلق رکھتا ہے اور اہلحدیث

بھی کہلاتا ہے یعنی دو الگ الگ فرقے ہیں لیکن بنیادی طور پر عملاً ایک ہیں۔ "الندوہ" جولائی ۱۹۰۸ء جلد ۵ میں یہ بات کھُل کر کہی گئی ہے کہ اس کے مقاصد کیا ہیں۔ فرماتے ہیں:۔

"ندوہ اگرچہ پالیٹکس سے بالکل الگ ہے لیکن چونکہ اس کا اصلی مقصد روشن خیال علماء کا پیدا کرنا ہے اور اس قسم کے علماء کا ایک ضروری فرض یہ بھی ہے کہ گورنمنٹ کی برکاتِ حکومت سے واقف ہوں اور ملک میں گورنمنٹ کی وفاداری کے خیالات پھیلائیں۔"

یہ ہے جیسے انگریزی میں کہتے ہیں "cat is out of the bag" کہ بلّی تھیلے سے باہر آگئی۔ تو یہ ان کی حالت ہے۔ کیسے جھُوٹ اور مکر کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور جماعت احمدیہ پر حملے کرتے ہیں مگر اپنا اندرونہ چھپاتے ہیں جیسے اُنہوں نے خود تسلیم کیا ہے اور بتایا ہے کہ مقاصد کیا ہیں؟ کس نے بنیاد رکھی؟ یہ سارے ثبوت تاریخی طور پر موجود ہیں کسی احمدی کا اس میں کوئی دخل نہیں اور نہ ہی کوئی رائے قائم کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ جسے تحریک نجدیت کہا جاتا ہے اسے مسلسل انگریز کی حمایت حاصل رہی ہے۔ اور ان کے وہ معاہدے تاریخ کی کتب میں چھپے ہُوئے موجود ہیں جن کی اصل تحریرات یہاں لندن کی لائبریریوں میں موجود ہیں اور ان میں آپ ملاحظہ کر سکتے ہیں کہ انگریزوں نے باقاعدہ معاہدہ کرکے اہل حدیث کی تحریک یعنی وہابی تحریک اور موجودہ

سعودی حکومت کے بانی کا آپس میں ایک تعلق قائم کروایا اور جہاد کی ایک موومنٹ چلوائی۔ انگریز کے خلاف نہیں، وہ توان کا سربراہ تھا اور اُنہیں پانچ ہزار پاؤنڈ کی سالانہ مدد بھی دے رہا تھا۔ تو وہ جہاد کی موومنٹ کس کے خلاف چلائی تھی وہ ترکی کی مسلمان حکومت کے خلاف تھی۔ اس طرح یہ تحریکِ نجدیت انگریز کی حمایت میں وہاں بھی نافذ کی گئی اور پھر ہندوستان میں بھی اس کا پودا لگایا گیا اور یہی تحریک ہے جو آج سارے پاکستان پر قابض ہونے کے خواب دیکھ رہی ہے۔ یہی تحریک ہے جو کبھی بریلویوں کو بھی انگریز کا خود کاشتہ پودا کہہ دیتی ہے، کبھی احمدیوں کو کہہ دیتی ہے کبھی شیعوں کے پیچھے پڑجاتی ہے اور اس وقت مغربی طاقتوں ہی کی ایک سازش کے تابع پاکستانی فوج کے ذریعہ اسے پاکستان میں ہمیشہ کے لئے مسلّط کیا جارہا ہے اور عام سادہ لوح مسلمان سمجھ نہیں رہے کہ اُن کے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔ وہی ساری کڑیاں ہیں جو ملتی چلی جارہی ہیں، جو کل انگریز کا پودا تھے وہ آج بھی انگریز کا پودا ہیں اور جن کا انگریز سے کل کوئی تعلق نہیں تھا آج بھی ان کا کوئی تعلق نہیں۔

دیوبندی اور اہلحدیث ہی دراصل انگریز کا خود کاشتہ پودا ہیں

پس پاکستان کے عوام کو یہ سمجھانے کی ضرورت ہے کہ جماعت احمدیہ کی حیثیت کیا ہے، اس کو دیکھیں تو سہی، اگر آپ یکطرفہ جھوٹے الزامات کو تسلیم کریں گے تو انہوں نے تو پھر کسی کو بھی نہیں چھوڑا۔ اگر صرف تاریخی حقائق

تک محدود رہیں تو تاریخی حقائق تو واضح طور پر کھُلے الفاظ میں یہ بتارہے ہیں کہ اگر آج دنیا میں کوئی انگریز کا خود کاشتہ پودا ہے تو وہ دیوبندی اور اہل حدیث ہیں یعنی اہل حدیث کا وہ فرقہ جو نجدی حکومت کے قیام میں ان کے ساتھ ملوّث تھا۔ جسے وہابی بھی کہتے ہیں۔ یہ فرقہ انگریز سے مدد اور تقویت پاکر ایک حکومت قائم کرنے میں کامیاب ہوا اور یہ تاریخی حقائق ہیں۔

میرے نزدیک اس کے باوجود مذہبی نقطۂ نگاہ سے انہیں انگریز کا پودا کہنا غیر معقول اور غیر منصفانہ حرکت ہے اس لئے ان حقائق کے باوجود میں ان کو انگریز کا پودا نہیں کہتا، وجہ یہ ہے کہ یہ آزاد مذہبی تحریک تھی اس سے استفادہ کرکے ایک حکومت قائم کی گئی جو انگریز کے تابع تھی اور اس معاہدہ میں یہ بات شامل تھی کہ آئندہ سے تمہاری فارن پالیسی آزاد نہیں ہوگی بلکہ تم سو فیصدی ہماری فارن پالیسی کے غلام رہو گے اور اندرونی طور پر تم اِن اِن باتوں میں آزاد ہو، اس کے نتیجہ میں ہم تمہیں اِتنی رائلٹیں دیں گے اور اتنے ہزار پونڈ دیں گے اور یہ یہ تمہارے حقوق ہیں اور یہ یہ ہمارے حقوق ہیں۔ پس یہ لوگ جلد بازی سے جو ناواجب حرکتیں کرتے ہیں ہمیں نہیں کرنی چاہئیں بلکہ جواب میں بھی انصاف سے کام لینا چاہیئے اس لئے میرے نزدیک فرقہ کے لحاظ سے خواہ یہ اپنے مُنہ سے تسلیم بھی کریں دوسری قومیں اسی طرح فرقوں کی بنیاد نہیں ڈالا کرتیں اس کی اپنی ایک آزاد تاریخ ہے مولانا محمد بن عبدالوہاب صاحب نے شرک کے خلاف جہاد شروع کیا اور پھر اس پر زور دیتے دیتے دوسری انتہاء تک بھی پہنچ گئے

لیکن تحریک وہابیت کو جب یہ دوسرے لوگ اس وجہ سے انگریز کا خودکاشتہ پودا کہتے ہیں کہ ان کو ایک تاریخی دَور میں انگریزوں کی حمایت حاصل رہی ہے یہ درست نہیں ہے۔ مذہبی نقطۂ نگاہ سے یہ آزاد ہیں مگر انگریزوں نے ان سے استفادہ ضرور کیا ہے اور آج بھی کر رہا ہے کل بھی کر رہا تھا۔ کانگریس کے دوران ہندو بھی ان سے استفادہ کرتے رہے ہیں لہٰذا یہ لوگ اُن کے آلۂ کار ضرور بنے ہیں اور اب بھی بن رہے ہیں۔ وہی سازش ہے وہی لوگ ہیں جو دوسروں کے آلۂ کار بن جایا کرتے ہیں لیکن یہ کہ مذہبی عقیدہ کی بنیاد انگریز نے ڈالی یہ غلط ہے۔

احمدیّت خُدا کے ہاتھ کا لگایا ہُوا پَودا ہے

اب دیکھنا یہ ہے کہ اگر یہ باتیں درست ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے واقعۃً اپنے خاندان کو انگریز کا خودکاشتہ پودا کہا تھا۔ احمدیّت کو نہیں کہا تھا تو اس کا کیا ثبوت ہے کیونکہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ خودکاشتہ پودا کا حوالہ موجود ہے تم کہتے ہو خاندان کی بات ہو رہی تھی۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ خاندان، جماعت احمدیہ اور آپ خود سارے اس میں شامل تھے اس لئے کوئی قطعی ثبوت ہونا چاہیئے کہ جماعت احمدیہ کس کے ہاتھ کا لگایا ہوا پودا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کیا اعتراف کرتے ہیں وہ تحریریں آپ کو پڑھ کر سُناتا ہوں۔

آپؑ فرماتے ہیں:۔

"دُنیا مجھ کو نہیں پہچانتی لیکن وہ مجھے جانتا ہے جس نے مجھے

بھیجا ہے یہ ان لوگوں کی غلطی ہے اور سراسر بدقسمتی ہے کہ میری تباہی چاہتے ہیں مَیں وہ درخت ہوں جس کو مالکِ حقیقی نے اپنے ہاتھ سے لگایا ہے .... اے لوگو! تم یقیناً سمجھ لو کہ میرے ساتھ وہ ہاتھ ہے جو اخیر وقت تک مجھ سے وفا کرے گا۔ اگر تمہارے مرد اور تمہاری عورتیں اور تمہارے جوان اور تمہارے بوڑھے اور تمہارے چھوٹے اور تمہارے بڑے سب مل کر میرے ہلاک کرنے کے لئے دعائیں کریں یہاں تک کہ سجدے کرتے کرتے ناک گل جائیں اور ہاتھ شل ہو جائیں تب بھی خدا ہرگز تمہاری دعا نہیں سُنے گا اور نہیں رُکے گا جب تک وہ اپنے کام کو پورا نہ کرلے.........
پس اپنی جانوں پر ظُلم مت کرو۔ کاذبوں کے اَور مُنہ ہوتے ہیں اور صادقوں کے اَور۔ خدا کسی اَمر کو بغیر فیصلہ کے نہیں چھوڑتا......... جس طرح خدا نے پہلے ماموریں اور مکذبین میں آخر ایک دن فیصلہ کر دیا اسی طرح وہ اس وقت بھی فیصلہ کرے گا۔ خدا کے ماموریں کے آنے کے لئے بھی ایک موسم ہوتے ہیں اور پھر جانے کے لئے بھی ایک موسم۔ پس یقیناً سمجھو کہ مَیں نہ بے موسم آیا ہوں اور نہ بے موسم جاؤنگا۔ خدا سے مت لڑو! یہ تمہارا کام نہیں کہ مجھے تباہ کردو۔"

(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۲-۱۳)

لوگوں کو گمراہ کرنے کیلئے مولویوں کا پسندیدہ محاورہ

(چونکہ وقت زیادہ ہو رہا ہے اس لئے اس مضمون کا دوسرا حصہ انشاء اللہ تعالیٰ اگلے خطبہ میں بیان کروں گا۔ بہت سے حوالے میں نے چھوڑ دیئے ہیں لیکن اس کے باوجود یہ مضامین ایسے ہیں جن کے بیان کرنے سے خطبات لازماً لمبے ہو جائیں گے اس لئے ضروری نہیں کہ ہر مضمون جس کو میں لوں وہ ایک ہی خطبہ میں ختم بھی ہو جائے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ بعض خطبوں میں دو تین نکات جو چھوٹے ہوں اکٹھے بیان ہو جائیں۔ بہرحال میرا اندازہ ہے کہ ایک دو مہینہ کے اندر یہ سلسلہ مکمّل ہو جائے گا۔)

پس جہاں تک خود کاشتہ پودے کا الزام اور انگریز کی تعریف کا تعلّق ہے یہ بات تو اب کھُل کر جماعت کو معلوم ہو جانی چاہیئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے کبھی اشارۃً بھی جماعت احمدیہ کے متعلّق "انگریز کا خود کاشتہ پودا" کے الفاظ استعمال نہیں فرمائے بلکہ جس خاندان کا ذکر کیا وہ سُنّی اور اہل حدیث خاندان تھا یعنی مِلے جُلے لوگ تھے اور اس کے متعلّق بھی مذہبی طور پر نہیں بلکہ خاندانی لحاظ سے اُسے خود کاشتہ پودا کہا اس کے متعلق بھی سو فیصدی قطعیت کے ساتھ ثابت ہے کہ انہیں انگریز سے ایک ذرّہ بھی مالی منفعت نہیں پہنچی بلکہ انگریزی حکومت ان کی جائیدادوں کو غصب کرنے والی ثابت ہوئی۔ اور الزام لگانے والوں کا اپنا یہ حال ہے کہ زبانیں پوری طرح بے باک ہو چکی ہیں، خدا

کا خوف نہیں رہا اور وہ ایک دوسرے کے فرقوں کو احمدیّت کے علاوہ بھی خود کاشتہ پودا قرار دیتے چلے جاتے ہیں۔ یہ محاورہ ان کو ایسا پسند آیا ہے کہ چھوڑتے ہی نہیں اور بعض جگہ خود اپنے متعلق تسلیم کرتے ہیں اور لوگوں کو بتاتے ہیں کہ ہاں ہماری بنیاد انگریزوں نے رکھی تھی۔ اور یہ ایسے تاریخی حقائق ہیں جن کو آپ بدل نہیں سکتے۔ پھر وہ اپنی زندگی اور اپنے قیام کے مقاصد بھی بیان کرتے ہیں اور اُنہیں تسلیم کرتے چلے جاتے ہیں۔

مُفاد پرست ٹولہ کے عزائم

آج یہی ٹولہ ہے جس کے متعلق تاریخی حقائق سے ثابت ہے کہ انگریز نے ہمیشہ اس کو خاص مقاصد کی خاطر استعمال کیا ہے اور انہیں مالی فوائد پہنچا کر ان سے بعض تاریخی کام لئے ہیں۔ یہی فرقہ آج پاکستان پر مسلّط کیا جا رہا ہے اور باقی فرقے جو بھاری اکثریت میں ہیں انہیں ہوش نہیں آنے دی جا رہی کہ ان کے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام کے خلاف اس قدر گند اُچھالا جا رہا ہے کہ لوگ بیچارے ایک ہی طرف دیکھ رہے ہیں ان کو کوئی اَور شکل و صورت نظر ہی نہیں آ رہی اور وہ سمجھتے ہیں کہ ہر خطرہ، ہر ظلم احمدیت کی طرف سے ہو رہا ہے اور یہی ایک خطرہ رہ گیا ہے، اَور تو کوئی خطرہ ہی نہیں رہا چنانچہ اس جھوٹے شور شرابے کے نتیجہ میں وہ اپنی حالتوں سے غافل ہو گئے ہیں اور انہیں کچھ پتہ نہیں کہ ہمارے ساتھ کیا سازش ہو رہی ہے اور کیا ہمارے ساتھ ہونے والا

ہے۔ چنانچہ آپ دیکھیں گے کہ کچھ عرصہ کے اندر اگر یہ صورت حال اسی طرح جاری رہی تو پاکستانی فوج کی طاقت سے ایک مذہبی فرقہ پاکستان پر ہمیشہ کے لئے مسلط کر دیا جائے گا اور اسی کا نام اسلام رکھا جائے گا۔ اور اس کے خلاف جو کچھ بھی عقائد ہیں انہیں کسی نہ کسی رنگ میں مطعون کیا جائے گا۔

شیعوں کے خلاف جو کچھ وہاں ہو چکا ہے وہ آپ کے علم میں ہے اور اخباروں میں چھپا ہوا ہے اور جو کچھ اندر ہی اندر تیاریاں ہو رہی ہیں اس کو وہی لوگ زیادہ بہتر جانتے ہیں جو کر رہے ہیں لیکن میں آپ کو بتاتا ہوں کہ وہ بھی امن میں نہیں ہیں۔ جھوٹے خیال میں بیٹھے ہیں اگر وہ سمجھتے ہیں کہ وہ امن میں ہیں۔

بریلویوں کو معنی خیز انتباہ

بریلویوں کے متعلق جو کچھ ہوتا رہا ہے وہ آپ کے علم میں ہے کیونکہ اخبارات میں شائع ہوتا رہا ہے اور صدر مملکت اپنے ایک بیان میں یہ بھی کہہ چکے ہیں کہ یہاں مشرکین کی بھی کوئی گنجائش نہیں۔ بریلویوں اور دیوبندیوں یا نجدیوں اور بریلویوں کی اصل لڑائی اسی بات پر ہے۔ بریلوی کہتے ہیں ہمیں مشرک کہا جاتا ہے حالانکہ ہم مشرک نہیں ہیں اور وہ ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ تم مشرک ہو۔ چنانچہ یہ ایک معنی خیز کلمہ ہے یہ تو نہیں کہ صدر کی زبان سے یونہی نکل گیا ہے یہ ایک سوچی سمجھی سکیم کے مطابق آئندہ کی پالیسی کا اظہار کیا گیا ہے۔ احمدیوں کو معیّن کرنے کے بعد

کہ احمدیوں کی بھی یہاں کوئی جگہ نہیں ساتھ ہی یہ بھی فرمایا گیا ہے کہ مشرکین کی بھی یہاں کوئی جگہ نہیں۔

پس اسی تاریخی پس منظر سے یہ بات کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ نجدی حکومت کے قیام میں بھی یہی بحث جاری ہوئی تھی اور ترکی حکومت کے خلاف بھی انگریزوں نے مسلمانوں کو اسی بناء پر لڑایا تھا کہ یہ مشرک لوگ ہیں اور مشرک حکومت کی مدد کرنے والا ٹولہ ہے جو اس وقت تم پر نافذ ہو چکا ہے، اس لئے مشرک کے خلاف جہاد کا جو اعلان تھا اُسے انگریز نے اپنے سیاسی مقاصد کے لئے استعمال کر لیا اور مسلمانوں کی ایک عظیم مملکت پر اتنی بڑی ضرب لگائی گئی کہ اس کے بعد مشرقِ وسطیٰ میں انگلستان یا فرانس کا داخلہ ایک طبعی نتیجہ تھا۔ سلطنت ترکیہ جیسے سلطنتِ عثمانیہ کہتے ہیں یہ اگر نہ ٹوٹتی تو سوال ہی نہیں پیدا ہوتا تھا کہ مشرقِ وسطیٰ میں انگریز یا مغربی طاقتوں کا دخل ہو جاتا۔ تو اسی قسم کی ایک ہولناک سازش عالمِ اسلام میں آج دنیا کی بڑی طاقتوں کی طرف سے کی جا رہی ہے۔ وہی مغربی طاقتیں ہیں جو صرف آپس میں بعض مفادات کو ایک دوسرے کی طرف منتقل کر دیا کرتی ہیں کبھی مشرقِ وسطیٰ کو انگریز سنبھال لیتا ہے کبھی امریکہ سنبھال لیتا ہے اور کبھی کسی اَور ملک کے ذریعہ سے یہ چالیں چلی جاتی ہیں لیکن بنیادی مفادات ان سب کے مشترک ہیں۔

عالمِ اسلام غیر مُلکی سازش کا شکار

پس وہی اہلِ حدیث اور دیوبندی فرقہ کے لوگ جنہیں پہلے استعمال

کیا گیا تھا انہیں آج بھی استعمال کیا جا رہا ہے۔ لیکن ہمارا تو ایک خدا ہے جس پر ہمارا کامل انحصار ہے جس نے ہمیں کبھی نہیں چھوڑا جس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ اس نے وفا کے ہاتھ سے میری مدد کی ہے اور وہ وفا کا ہاتھ مجھے کبھی نہیں چھوڑے گا۔ لیکن ان لوگوں کا کیا بنے گا جو سادگی اور لاعلمی میں احمدیت کی دشمنی میں پاگل کر دیئے گئے ہیں اور ان کو ہوش نہیں رہی کہ اصل حملہ خود ان پر ہو رہا ہے۔ ان کی حفاظت کی تو پھر کوئی ضمانت نہیں دی جا سکتی۔ اس لئے اس قوم کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو ہوش دے اور عقل دے۔ مسلمان ممالک پر اسلام کے نام پر ایک غیر ملکی سازش کا نافذ ہو جانا یہ ایک بہت ہی بڑا دردناک ظلم ہوگا اور اس کے چکر سے پھر یہ مسلمان ممالک کبھی نکل نہیں سکیں گے۔ یہی واقعات ٹرکی میں ہو رہے ہیں، انڈونیشیا میں بھی رونما ہونے لگ گئے ہیں، ملائشیا میں بھی رونما ہونے لگ گئے ہیں، سوڈان میں بھی یہی واقعہ ہو گذرا ہے۔ اگر آپ اِردگرد نظر دوڑائیں تو سب جگہ اسلام کے نام کو استعمال کر کے بعض طاقتیں اپنے مفاد کی حکومتیں اُوپر لا رہی ہیں۔ جہاں تک روس کا تعلق ہے وہ بھی کسی سے پیچھے نہیں ہے۔ مشرقی طاقتیں بھی جہاں اُن کا داؤ چلتا ہے بیچارے اسلام کے نام پر کوئی ایسی سیاسی حکومت نافذ کر دیتی ہیں کہ جس سے پھر قوم چھٹکارا حاصل نہیں کر سکتی۔

احمدیّت کی دُشمنی ذِلّت و رُسوائی کا موجب ہے

پس دعا کریں اللہ تعالیٰ اپنے فضل کے ساتھ غلط کار لوگوں سے مسلمان حکومتوں کو نجات بخشے اور مسلمان قوم کو نجات بخشے اور اس سازش کو اپنے فضل سے ناکام کر دے۔ پس امرِ واقعہ یہ ہے (جو اطلاعیں آ رہی ہیں) کہ پاکستان کے لوگوں کی نظریں آج احمدیّت پر ہیں کیونکہ اب ان کے سارے حیلے جاتے رہے ہیں اور وہ آپ کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھ رہے ہیں اور بہت سے باشعور غیر احمدی لوگ کہتے ہیں کہ ہمیں تو صرف اب اتنی ہوش رہ گئی ہے کہ پہلے بھی جب کبھی کسی نے تمہاری مخالفت کی ہے وہ بامراد نہیں ہوا اس لئے خدا کرے کہ اب بھی ایسا ہو جائے کیونکہ ہم میں اب ان ظالموں کے چنگل سے رہائی کی کوئی طاقت نہیں ہے، تمہاری وجہ سے اگر ہم نجات پا جائیں، تمہاری وجہ سے ہم اسیران اگر رہائی پا جائیں تو یہ ایک راستہ ممکن ہے اس کے سوا اُور کوئی راستہ نہیں۔ پس ہم میں تو کوئی طاقت نہیں ہے ہم تو ایک نہایت ہی کمزور جماعت ہیں، نہ سیاست سے ہمارا تعلق نہ کبھی ہم ان جھگڑوں میں ملوّث ہوئے۔ حکومتِ وقت کے خلاف اُٹھنا اور تحریک چلانا یا بغاوت کرنا یہ تو نہ ہماری سرشت میں ہے نہ ہماری تعلیم میں یہ بات داخل ہے لیکن ہمیں یہ یقین ہے اور یہ علم ہے کہ ہمارا خدا ہمیں کبھی اکیلا نہیں چھوڑا کرتا، ہمارے دشمنوں کو ہمیشہ ذلیل و رُسوا کیا کرتا ہے۔ جس کسی نے بھی احمدیت پر ہاتھ ڈالا ہے وہ ہاتھ

ہمیشہ کاٹے گئے ہیں۔ پس دعائیں کریں اور اُسی کی طرف جُھکیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے وسیلہ سے باقی ملک کو بھی نجات بخشے اور ہمیشہ کے لئے اس سازش کو ختم کر دے جو عالَمِ اسلام کے خلاف کی جا رہی ہے اور ان طاقتوں کو ناکام بنا دے جو اسلام کے نام پر اپنی حکومتوں کا تسلّط زیادہ گہرا اور زیادہ وسیع اور مستقل کرتے چلے جا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اُن سے نجات بخشے۔"

Published by
Additional Nazarat Isha'at and Vakalat Tasneef,
The London Mosque, 16 Gressenhall Road, London SW18 5QL